بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | ہفتہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ، ۳ فتح ۱۳۶۷ ہش، ۳ دسمبر ۱۹۸۸ء | نمبر ۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ کے بندے ہمیشہ بلاؤں میں ڈالے گئے پھر خدا نے انکو قبول کیا

اللہ کو پہچان کر کسی ابتلاء اور امتحان سے نہ گھبرانا چاہیئے

"...... ایک دو گھنٹہ کے بعد بھاگ جانا مجاہد کا کام نہیں بلکہ جان دینے کے لئے تیار رہنا اس کا کام ہے۔ سو متقی کی نشانی استقامت ہے جیسے کہ فرمایا...... جنہوں نے کہا کہ ربّ ہمارا اللہ ہے اور استقامت دکھائی اور ہر طرف سے مُنہ پھیر کر اللہ کو ڈھونڈا مطلب یہ کہ کامیابی استقامت پر موقوف ہے اور وہ اللہ کو پہچاننا اور کسی ابتلا اور زلازل اور امتحان سے نہ ڈرنا ہے ضرور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ مورد مخاطبہ و مکالمہ الٰہی انبیاءؑ کی طرح ہوگا۔

بہت سے لوگ یہاں آتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر عرش پر پہنچ جائیں اور واصلین سے ہو جاویں ایسے لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں۔ وہ انبیاءؑ کے حالات کو دیکھیں یہ غلطی ہے جو کہا جاتا ہے کہ کسی ولی کے پاس جاکر صدہا ولی فی الفور بن گئے۔ اللہ تعالےٰ تو یہ فرماتا ہے .... کہ جب تک انسان آزمایا نہ جاوے فتن میں نہ ڈالا جاوے وہ کب ولی بن سکتا ہے۔

ایک مجلس میں بایزیدؒ وعظ فرما رہے تھے۔ وہاں ایک مشائخ زادہ بھی تھا، جو ایک لمبا سلسلہ رکھتا تھا۔ اس کو آپؒ سے اندرونی بغض تھا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ پرانے خاندانوں کو چھوڑ کر کسی اور کو لے لیتا ہے۔ جیسے بنی اسرائیل کو چھوڑ کر بنی اسماعیل کو لے لیا۔ کیونکہ وہ لوگ عیش و عشرت میں پڑ کر خدا کو بھول گئے ہوتے ہیں........ سو اس شیخ زادے کو خیال آیا کہ یہ ایک معمولی خاندان کا آدمی ہے۔ کہاں سے ایسا صاحب خوارق آگیا کہ لوگ اس کی طرف جھکتے ہیں اور ہماری طرف نہیں آتے۔ یہ باتیں خدا تعالیٰ نے حضرت بایزید پر ظاہر کیں تو انہوںؒ نے قصہ کے رنگ میں یہ بیان شروع کیا کہ ایک جگہ مجلس میں رات کے وقت ایک لمپ میں پانی سے ملا ہوا تیل جل رہا تھا۔ تیل اور پانی میں بحث ہوئی۔ پانی نے تیل کو کہا کہ تو کثیف اور گندہ ہے اور باوجود کثافت کے میرے اوپر آتا ہے۔ میں ایک مصفّا چیز ہوں اور طہارت کے لئے استعمال کیا جاتا ہوں۔ لیکن نیچے ہوں اس کا باعث کیا ہے؟ تیل نے کہا کہ جس قدر صعوبتیں میں نے کھینچی ہیں تو نے وہ کہاں جھیلی ہیں۔ جس کے باعث یہ بلندی مجھے نصیب ہوئی۔ ایک زمانہ تھا، جب میں بویا گیا، زمین میں مخفی رہا، خاکسار ہوا۔ پھر خدا کے ارادہ سے بڑھا بڑھنے نہ پایا کہ کاٹا گیا۔ پھر طرح طرح کی مشقتوں کے بعد صاف کیا گیا۔ کولہو میں پیسا گیا۔ پھر تیل بنا اور آگ لگائی گئی۔ کیا ان مصائب کے بعد بھی بلندی حاصل نہ کرتا؟

یہ ایک مثال ہے کہ اہل اللہ مصائب و شدائد کے بعد درجات پاتے ہیں۔ لوگوں کا یہ خیال خام ہے کہ فلاں شخص فلاں کے پاس جاکر بلا مجاہدہ و تزکیہ ایک دم میں صدیقین میں داخل ہو گیا۔ قرآن شریف کو دیکھو کہ خدا کس طرح تم پر راضی ہو، جب تک نبیوں کی طرح تم پر مصائب و زلازل نہ آویں ..... اللہ کے بندے ہمیشہ بلاؤں میں ڈالے گئے۔ پھر خدا نے ان کو قبول کیا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۶، ۱۷)

میں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں مگر تم لوگوں کو بھی چاہیئے کہ ہمیشہ دعائیں لگے رہو نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اُس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا۔ کوئی بلا اور دکھ اللہ تعالےٰ کے ارادہ کے سوا نہیں آتا اور وہ اس وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی جاوے۔ ایسے وقت ہر عام ایمان کام نہیں آتا بلکہ خاص ایمان آتا ہے۔ جو لوگ عام ایمان رکھتے ہیں وہ ان بلاؤں سے حصہ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کی پرواہ نہیں کرتا مگر جو خاص ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف رجوع کرتا ہے اور آپ ان کی حفاظت فرماتا ہے۔

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۶۸)

اخبارِ احمدیہ

لنڈن سے آمدہ اطلاعات کے مطابق سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے اور حضور تمام احبابِ جماعت کو محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ بھجواتے ہیں

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیلِ اعلیٰ کی صاحبزادی کا نکاح حضور نے پڑھایا

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے ۲۷ نومبر ۱۹۸۸ء کو بیت الفضل لندن میں محترمہ طیبہ حمید صاحبہ بنت مکرم و محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیلِ اعلیٰ تحریک جدید کے نکاح کا اعلان مکرم ظہیر احمد صاحب حیات ابن مکرم بشیر احمد صاحب حیات کے ساتھ فرمایا۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کی طرف سے دلہن کے وکیل مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق تھے۔

باقی صفحہ آخر پر

اسیرانِ راہِ مولیٰ کیلئے خصوصی درخواستِ دعا

پاکستان کے مختلف شہروں میں متعدد احمدی اسیرانِ راہِ مولیٰ قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں یہ تمام افراد احباب جماعت احمدیہ کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ایسے احباب کی مخلصی اور نجات کی تدبیروں کو کامیاب کرے اور ان سب احباب کو استقامت کے ساتھ قربانی پیش کرنے کی توفیق دے اور اپنی جناب سے ان قربانیوں کو قبول کرکے ان تمام احباب کو اپنے بے پناہ فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ یہ احباب ہیں سکھر کے محترم پروفیسر ناصر احمد قریشی، محترم رفیع احمد صاحب قریشی، ساہیوال کے مکرم رانا نعیم الدین صاحب مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ، مکرم ملک محمد دین صاحب مکرم محمد حاذق صاحب مکرم عبد القدیر صاحب مکرم نثار احمد صاحب اور متعدد دوسرے احباب جن کے ناموں کی فہرست بڑی طویل ہے۔

یہ سب اسیرانِ راہِ مولیٰ احبابِ جماعت کی خاص الخاص دعاؤں کے حقدار ہیں۔

پبلشر مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دار النصر غربی ربوہ سے شائع کیا قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

۳ر فتح ۱۳۶۷ ہش
۳ر دسمبر ۱۹۸۸ء

علم اور تقوٰی

ہم میں سے کون نہیں چاہتا کہ وہ متقی بنے ۔ تقویٰ کی راہوں پہ چلنے کی تمنا ہر اس دل میں موجود رہتی ہے جو خدا تعالیٰ کو پانے کی خواہش رکھتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تقویٰ کے بغیر انسان صحیح طور پہ اللہ تعالیٰ کو پا ہی نہیں سکتا۔ جب تک ہمارے دل میں یہ خیال نہ ہو اور ہم اس کا مصمم ارادہ نہ کر لیں کہ ہم صرف وہ کچھ کریں گے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے اور ہر اس بات سے احتراز برتیں گے جو خدا تعالیٰ کی نظر میں پسندیدہ نہیں ہے ۔ ہم خدا کو پا ہی نہیں سکتے۔ آخر خدا کو پانے کے لئے انتہائی اہم شرط تو یہی ہے نا کہ خدا ہم سے پیار کرنے لگے۔ اور وہ پیار صرف ان لوگوں سے کرتا ہے جو اس کی رضا کی راہوں پر چلیں ۔ اس کے احکام کو مانیں، جو وہ چاہتا ہے وہ کریں اور جس سے وہ منع فرماتا ہے اس کے پاس تک نہ جائیں ۔

پس تقویٰ انسان کو خدا کے قریب کر دیتا ہے اور جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے احکام پہ چلتا ہے اور اس کی ناپسندیدہ باتوں سے احتراز کرتا ہے ۔ لیکن اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب تک انسان کو کسی راستے کا علم ہی نہ ہو وہ اس پہ چل کس طرح سکتا ہے ۔ جن راہوں پہ قدم مارنے کی ضرورت ہے ان کا ہمیں علم ہونا چاہیئے۔ جو باتیں اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ ہیں ہم ان سے بھی واقف ہوں اور جو ناپسندیدہ ہیں وہ بھی ہمارے علم میں ہوں ۔ کیونکہ صرف یہی ایک صورت ہے جس کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہم نے وہ کچھ کیا جو خدا نے چاہا اور ہر اس بات کو چھوڑ دیا جو خدا تعالیٰ کو ناپسندیدہ تھی ۔ معلوم ہوا کہ تقویٰ کی راہوں پہ قدم مارنے کے لئے ہمیں ان راہوں کا علم ہونا ازبس ضروری ہے ۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کو جانیں اور ان پہ عمل کرنے کے طریقوں کو پہچانیں اور اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھالیں ۔ اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ تقویٰ اور علم ساتھ ساتھ چلتے ہیں ۔ انسان ہزار چاہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرے لیکن اگر اسے اللہ تعالیٰ کے احکامات یا ان میں سے کسی ایک حکم کا علم نہ ہو تو وہ کس طرح پابندی کر سکتا ہے ۔ اگر اسے اس بات کا علم نہ ہو کہ وہ کس بات کو ناپسند کرتا ہے تو انسان کس طرح اس بات سے احتراز کرنے پر اپنے آپ کو مائل کر سکتا ہے ۔ ہو سکتا ہے انسانی فہم اس کو اس بات کی طرف لے جائے کہ یہ بات کم از کم موجودہ حالات میں تو اچھی ہے اس لئے کر لینی چاہیئے اور ہو دراصل وہ بری بات اور اللہ تعالیٰ اسے ناپسند ؎

؎ کرتا ہو۔ اگر ایسی صورت میں انسان بیسیوں اچھی راہوں پر چل رہا ہو۔ بیسیوں اچھی باتیں کر رہا ہو ۔ اور ان کے ساتھ ساتھ اپنی لاعلمی کے باعث بعض ایسی باتیں بھی کرنے لگے جو درحقیقت خدا تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہیں تو یقیناً اس کی اچھی باتوں پر بھی برا اثر پڑے گا۔

پس تقویٰ اور علم ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور ان کو ساتھ ساتھ چلانا چاہیئے۔ علم حاصل کیا جائے ، علم کے مطابق اپنی زندگی کی راہوں کو متعین کیا جائے اور تقویٰ کو اپنی زندگی کا شعار بنایا جائے ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پنگوڑے سے لیکر قبر میں جانے تک ، انسان کو علم حاصل کرتے رہنا چاہیئے ۔ پس ہمیں ہمیشہ علم کی جستجو میں رہنا چاہیئے ، علم حاصل کرنا چاہیئے اور علم کو اپنے تقویٰ کی راہوں کے لیئے مشعل راہ بنانا چاہیئے ۔

خدا کرے کہ ہم سب ایسا کر سکیں ۔

رضاءِ الٰہی کی طلب

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے
بیمارِ عشق ہوں ترا دے تو شفا مجھے

بے کس نواز ذات ہے تیری ہی اے خدا
آتا نظر نہیں کوئی تیرے سوا مجھے

تیری رضا کا ہوں میں طلبگار ہر گھڑی
گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ ملا مجھے

ہاں ہاں نگاہِ رحم ذرا اسطرف بھی ہو
بحرِ گنہ میں ڈوب رہا ہوں بچا مجھے

سجدہ کناں ہوں در پہ ترے اے مرے خدا
اٹھوں گا جب اٹھائے گی یاں سے قضا مجھے

ایجنسی لینے کے خواہشمند متوجہ ہوں

ربوہ اور لاہور میں ایسے احباب جو روزنامہ الفضل کی ایجنسی لینا چاہتے ہوں وہ دفتر الفضل سے فوری طور پر رابطہ قائم کریں۔ (مینجر)

خدا کے ہاتھ میں ہم دے کے ہاتھ چلتے ہیں
سلامتی کی ہے وہ گود جس میں پلتے ہیں
نہ ہم کسی سے ہیں خائف نہ ہے کوئی ہم سے
ہمارے دم سے محبت کے راگ ڈھلتے ہیں

(ابوالاقبال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمومی خامیاں جن کا ترک کرنا لازمی ہے

تحریر
محترم مولانا ابوالعطاء
فاضل جالندھری
مرحوم و مغفور

انسان کی عام طور پر عادت ہے کہ جب تک اُسے معین خامی اور کمزوری کی طرف توجہ نہ دلائی جائے اُسے اس کے ترک کا دھیان نہیں آتا۔ عام گناہ تو سب کو معلوم ہیں اور روزانہ وعظ و نصیحت کے مواقع پر ان کی طرف توجہ بھی دلائی جاتی ہے۔ اور مومن عام طور پر ان سے بچتے بھی ہیں مگر میں چاہتا ہوں کہ ......

ایسی عمومی کمزوریوں کی طرف معین رنگ میں توجہ دلاؤں جن کو بڑا تو نہیں سمجھا جاتا مگر وہ باہمی تعلقات اور معاشرہ کے بگاڑ کا موجب بن جاتی ہیں۔ یہ توجہ دلانا اپنے نفس کو بھی ہے اور اپنے بھائیوں بہنوں کے نفوس کے لئے بھی ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ جہاں ہم بڑے گناہوں سے بچتے ہیں وہاں پر ان خامیوں سے بھی بکلی مجتنب رہیں اور اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہیں کہ وہ ہمیں ہمیشہ کے لئے ان سے محفوظ فرمائے آمین

پہلی خامی

جن خامیوں کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں اُن میں سے پہلی خامی خطوط کا جواب نہ دینا ہے۔ جماعتی طور پر بھی اس سے بہت نقصان ہوتا ہے اور انفرادی رنگ میں بھی یہ طریق سراسر نامناسب ہے۔ یہ مسلّم ہے کہ بعض خطوط جواب طلب نہیں ہوتے ان کا جواب نہ دیا جائے تو کوئی حرج کی بات نہیں ہوتی۔ لیکن جن خطوط کا جواب دیا جانا ضروری ہو یا جن کا جواب طلب کیا گیا ہو ان کا جواب نہ دینا تکلیف دہ بات ہے۔

جماعتوں کی بنیاد محبت اور اخوت پر ہے خطوط بالخصوص ضروری خطوط کا جواب نہ ملنے پر اخوت اور محبت کو ٹھیس لگتی ہے جیسا کہ بروقت اور مکمل جواب ملنے سے طبائع میں بشاشت اور خوشی بڑھ جاتی ہے۔ جماعتی طور پر تو جن خطوط کا جواب ضروری ہو اور جواب طلب کیا گیا ہو ان کا جواب نہ دینا ایک جرم بن جاتا ہے۔ جو لوگ جماعتی ضروری خطوط کا جواب تک نہیں دیتے وہ دراصل انانیت میں مبتلا ہوتے ہیں اور تدریجاً نفاق کے مرض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جواب نہ دینے والوں کا یہ حال ہوتا ہے کیونکہ ادھر جماعتی خطوط پر خرچ ہوتا ہے اور مکتوب الیہ کے جواب پر کئی باتوں کے کرنے یا نہ کرنے کا انحصار

ہوتا ہے اور جماعتی تنظیم کے بعض حصوں کی تکمیل اس جواب پر موقوف ہوتی ہے۔ اب جواب نہ ملنے سے ایک عظیم قومی نقصان ہوتا ہے جماعتی مالی نقصان کے علاوہ بہت سے کام رکے رہتے ہیں ظاہر ہے کہ ان تمام خرابیوں کی ذمہ داری اس شخص پر ہے جس نے جماعتی خط کا بروقت اور صحیح جواب نہیں دیا۔ انفرادی خطوط لکھنے والا بھی خواہش مند ہوتا ہے کہ اس کے خط کا جواب دیا جائے اُسے زحمتِ انتظار کرنی پڑتی ہے لیکن جب کسی قسم کا جواب نہیں ملتا تو اس کی طبیعت میں گونہ کدورت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے انفرادی خطوط کا جواب بھی ملنا چاہیئے۔ خط لکھنے والے نے مکتوب الیہ کو ہدیۂ سلام لکھا ہوتا ہے اور شرعی حکم یہ ہے کہ جب کوئی تم کو سلام کہے تو اس سے بہتر جواب دو۔ ورنہ کم از کم ویسا جواب تو دو جیسا اس سلام کہنے والے نے تحفہ پیش کیا ہے۔

بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ انکو اس کثرت سے خطوط آتے ہیں کہ وہ اپنی ذاتی حیثیت میں ان کے جواب سے قاصر ہوتے ہیں۔ جواب لکھنے کے لئے وقت نہیں ملتا یا ان کی مالی حالت ایسی نہیں ہوتی کہ وہ ہر شخص کو جواب دے سکیں ایسے لوگ اگر فی الواقع معذور ہوں تو اخلاقاً اور شرعاً ان پر کوئی مواخذہ نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ایک شخص کو دعا کے لئے احباب لکھتے ہیں اور وہ سب کو جواب دینے سے قاصر ہے۔ مگر سب کے لئے دعا کر دیتا ہے تو وہ عند اللہ معذور ہے اس پر کوئی گرفت نہ ہوگی۔ یوں بھی دعائیہ خطوط کا اصلی جواب دعا ہی ہے۔ البتہ صلحاء کا طریق ہے کہ اس بارے میں بھی حتی الامکان اہتمام کرتے ہیں۔

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب اپنی ذاتی حیثیت میں بھی قریباً ہر دعائیہ خط کا بھی جواب دیتے تھے۔ ان کے اس طریق سے احباب جماعت کو سکون و طمانیت حاصل ہوتی تھی

ہر امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تو شروع سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا انتظام ہے کہ کوئی خط بلا جواب نہ رہے۔ باقاعدہ نظام ہے مگر جماعت کے افراد میں سے بھی بعض لوگ خاص طور پر خیال رکھتے ہیں کہ کوئی خط بلا جواب نہ رہے۔ اس معاملے میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا کے بارہ میں اکثر دوستوں کو تجربہ ہے کہ وہ حتی الامکان کسی خط کو بلا جواب

نہیں چھوڑتے۔ یہ بڑی خوبی کی بات ہے سیدنا حضرت (مرزا ناصر احمد صاحب) کے بارے میں مجھے دیکھنے کا موقع ملا ہے کہ جب تک حضور تمام خطوط پڑھ کر ان پر مناسب کارروائی کا ارشاد نہ فرمادیں آپ کو چین نہیں آتا۔ رات کو بعض دفعہ بہت دیر تک حضور کو ڈاک پڑھ کر اس پر ہدایت دینے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اور حضور کو تسلی اُس وقت ہوتی ہے جب یہ سارا کام ختم ہو جاتا ہے مگر ختم ہو جانے کا کیا سوال ہے پھر نئے دن کے ساتھ صدہا خطوط موجود ہوتے ہیں اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ خطوط کا جواب دینا ضروری ہے۔ بعض خطوط کے جواب ایسے سوالات پر مشتمل ہوتے ہیں جو کافی عرصہ چاہتے ہیں۔ مگر جواب تو ہونا ضروری ہے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ بہت سے دوست جن میں میں خود بھی شامل ہوں اس پہلو سے کوتاہی کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ کوتاہی بہر حال خط لکھنے والے کے لئے کچھ نہ کچھ تکلیف پیدا کرتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم سب یہ عزم کر لیں کہ ہم انفرادی خطوط کا بھی بروقت جواب دینے کی عادت ڈالیں گے۔ اور ہر وہ خط جس کا جواب دینا ضروری ہو اس کا جواب دیں گے تاکہ باہم محبت اور اخوت بڑھے اور جماعتی نظام مزید مستحکم ہو۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جماعتی نظام کے خطوط کا جواب نہ دینا سخت جرم ہے۔ اس سے تو ہر حال میں بچنا لازمی ہے۔ جماعتوں کے صدر اور امراء صاحبان اور سیکرٹری صاحبان کو مرکزی خطوط کا جواب بروقت بھجوانا لازمی ہے۔ اسی طرح مرکزی صیغہ جات کا بھی فرض ہے کہ ہر جماعتی خط پر بروقت اور مناسب کارروائی کر کے لکھنے والے کو بھی جواب دیں بالخصوص جبکہ اس جماعت کی طرف سے جواب کی ضرورت کو ظاہر بھی کیا گیا ہو۔ بعض دفعہ تو ہم سے ایسی کوتاہی بھی ہو جاتی ہے کہ جوابی کارڈ یا لفافہ کے باوجود بھی جواب نہیں دے سکتے۔ یہ سب خامیاں ہیں۔ ہمیں انفرادی طور پر بھی اپنے دلوں میں ان کا اعتراف کر کے ...... یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ آئندہ ہم ہر ضروری خط کا جواب بہر حال دیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس خامی سے بچائے اور باہمی اخوت اور محبت بڑھانے کے جتنے ذرائع ہیں ان کو اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔

دوسری خامی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عظیم نعمتوں سے نوازا ہے۔ یہ نعمتیں اس قدر ہیں کہ ان کا شمار نہیں ہو سکتا، اتنی بیش قیمت ہیں کہ ان کا اندازہ ممکن نہیں۔ ان عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت انسان کی زبان ہے زبان کے ذریعہ انسان اپنے مافی الضمیر کو ادا کرتا ہے اپنے خیالات کو دوسروں تک پہنچاتا ہے قابلِ دریافت باتیں دریافت کرتا ہے۔ بولنے کے علاوہ زبان چکھنے وغیرہ کے دوسرے کاموں میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ انسان دوسرے حیوانات کے مقابلہ میں زبان کے ذریعہ ہی ممتاز ہے۔ اسی لئے اہلِ منطق نے انسان کی تعریف ہی "حیوان" "ناطق" کے الفاظ سے کی ہے۔ قوتِ گویائی اللہ تعالیٰ کے بے پایاں احسانوں میں سے بہت بڑا احسان ہے۔

زبان کے ذریعہ انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی کرتا ہے بنی نوع انسان کو دین و دنیا کی مفید باتیں بتاتا ہے علوم سکھاتا ہے۔ محبت بھری باتوں کے ذریعہ دوسروں کے لئے مسرت و شادمانی کے سامان کرتا ہے۔ اچھی اچھی باتیں اپنے نیک اثرات چھوڑتی ہیں وعظ و نصیحت کے لئے زبان استعمال ہوتی ہے اور اسی طرح بہت سے انسانوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ غرض زبان کے ہزاروں بلکہ ان گنت فائدے ہیں جس شخص کی زبان نہ چلتی ہو، گونگا ہو یا اس کی زبان میں لکنت ہو اُسے دیکھ کر انسان اپنی زبان کی قدر کا احساس کرتا ہے۔ زبان کے فوائد کے پیشِ نظر زبان انسان کا طغرائے امتیاز قرار پاتی ہے۔

زبان کا استعمال مفید بھی ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے مگر اس کا مضر اور دل آزار استعمال بھی ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے اس لئے (دین حق) نے جو دین فطرت ہے زبان کے بُرے استعمال سے سختی سے روکا ہے۔ ...... زبان کے بُرے استعمال موٹے موٹے حسبِ ذیل ہیں۔

۱- زبان کے ذریعہ انسان گالی دے کر دوسرے کے دل کو دکھاتا ہے۔

۲- زبان کے ذریعہ انسان جھوٹ بول کر دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے یا خود ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔

۳- زبان کے ذریعہ غلط اور جھوٹے عقائد کی اشاعت کر کے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے اور انہیں صراطِ مستقیم سے بہکاتا ہے۔

۴- زبان کے ذریعہ دوسروں پر اتہام لگا کر ان کی دل آزاری کرتا ہے۔ اور اشاعت فاحشہ کا مجرم بنتا ہے۔

۵- زبان کے ذریعہ افواہوں کو پھیلا کر معاشرہ کی بنیادوں کو کھوکھلا کرتا ہے۔ نظام حکومت یا نظام جماعت کو کمزور کرنے کی کوشش کرتا ہے

۶- زبان کے ذریعہ جھوٹی شہادت دے کر دوسروں کا حق تلفی کرتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۷۔ زبان کے ذریعہ جھوٹی قسم کھا کر غلط اثر پیدا کر کے نقصان اور خرابی پیدا کرتا ہے۔

۸۔ زبان کے ذریعہ بچوں کو ناجائز طور پر جھڑک کر خوفزدہ کرتا ہے اور مستحق سائلوں کو دھتکار کر اللہ کی ناراضگی مول لیتا ہے۔

۹۔ زبان کے ذریعہ چاپلوسی اور اپنی یا کسی کی غلط تعریف کر کے اخلاق گراوٹ کا مرتکب ہوتا ہے اور ناجائز مادی فوائد حاصل کرتا ہے۔

۱۰۔ سُنی سنائی باتوں کو زبان کے ذریعہ پھیلا کر اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرتا ہے۔ دوسروں کی غیبت کے باعث خدا کا مجرم قرار پاتا ہے۔ غیبت اتنا بڑا جرم ہے کہ قرآن مجید نے اسے مردہ بھائی کا گوشت کھانا قرار دیا ہے اور احادیث نبویہ میں اسے انتہائی کبیرہ گناہ ٹھہرایا گیا ہے۔ سُنی سنائی بات کو یونہی دہراتے رہنا بھی ایک بہت بڑی بُرائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ۔ ہر سُنی ہوئی بات کو دہراتے رہنے سے انسان کے جھوٹا قرار پانے کے لئے کافی ہے۔

یہ [illegible] دس خرابیاں ہیں جو بطور مثال بیان [illegible]۔ مگر زبان کے بُرے استعمال کے صدہا [illegible] ہیں زبان سے ہی تعلقاتِ اخوت [illegible] ترقی پذیر ہوتے ہیں اور زبان سے ہی تعلقات بگڑتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی زبان اور شہوت کی ذمہ داری لے اور اسے ناجائز استعمال نہ کرے میں اس کے لئے جنت کا ذمہ دار ہوں۔

ہمیں چاہیئے کہ زبان کی ہر خرابی سے بچیں اور زبان کو ہر طرح سے محفوظ رکھیں۔ زبان کا بُرا استعمال جس کی بطور مثال دس صورتیں اجمالاً میں نے ذکر کی ہیں معاشرہ کے لئے زہر کا حکم رکھتا ہے۔ بعض لوگ زبان کے استعمال میں بے احتیاطی کے عادی ہوتے ہیں جس کا انہیں دینی اور دنیاوی طور پر سخت نقصان پہنچتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے ھل یکب الناس فی جھنم الا حصائد السنتھم کہ زبان کے بُرے استعمال سے انسان جہنم میں جا گرتا ہے۔ ایک عرب شاعر کہتا ہے

جراحات السنان لھا التئامٌ
ولا یلتام ما جرح اللسانٗ

کہ نیزوں کے زخم مندمل ہو جاتے ہیں لیکن زبان کے زخموں کا اندمال نہیں ہوتا۔

جماعت احمدیہ ایک مامور کی جماعت ہے اور اس وقت ابتدائی دور میں ہے۔ اس کے افراد میں باہمی محبت والفت اساس اور بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے اس لئے تمام احباب کا فرض ہے کہ ...... اس سبق کو پلے باندھ لیں کہ زبانوں کو محفوظ رکھیں اور کسی ایسے طریقہ سے زبان کا استعمال نہ کریں جو دوسروں کے لئے اذیت کا موجب ہو، تعلقات کو خراب کرنے والا ہو۔ بلکہ چاہیئے کہ شیریں زبان اور صداقت شعاری کے ساتھ ہم اپنوں اور بیگانوں کے لئے نمونہ بنیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے آمین۔

کتابِ زندگی

(مکرم وسیم احمد شمس۔ مربی سلسلہ)

انسانی زندگی ایک کتاب ہے جسے خالقِ حیات نے اپنی قدرت سے تحریر فرمایا ہے۔ ہر انسان کی کتاب دوسرے کی کتاب سے سوائے چند ابواب کے جو بعض اوقات باہم ملتے جلتے ہیں، مختلف ہے۔ ہر خواندہ و ناخواندہ شخص کو یہ کتاب پڑھنا ہوتی ہے کبھی کوئی کسی کو یہ تحریر پڑھ کر نہیں سناتا۔ انسانوں میں سے بعض تو ایسے ہیں جنہیں قدرت نے اتنی صلاحیت اور قابلیت بخش دی ہوتی ہے کہ وہ اس کتاب کو خود بخود پڑھتے اور سمجھتے چلے جاتے ہیں۔ اور جہاں کہیں عبارت مشکل آجائے تو وہ خود مصنف سے اس کا حل دریافت کرتے ہیں۔

اور اسی مصنفِ حقیقی نے ایک انسائیکلو پیڈیا قرآن کریم کی صورت میں بھی شائع کر رکھا ہے۔ جس میں ان تمام مشکل عباراتِ زندگی کا آسان حل موجود ہے۔ بعض لوگ اس سے استفادہ کر لیتے ہیں۔ لیکن بعض انسان ہمیں اپنے اردگرد ایسے بھی نظر آتے ہیں جو کتابِ زندگی کا ایک ایک حرف دوسروں سے پوچھتے پھرتے ہیں۔ اور یہ توقع کرتے ہیں کہ ہو نہ ہو کسی طرح کوئی ہمیں پڑھ کر سناتا رہے اور ہم اپنی منقار زیرِ پر لئے بیٹھے سنتے رہیں۔ یہ لوگ زندگی کی حقیقتوں سے ناآشنا اور اپنے مقصدِ تخلیق سے بہت دور پڑے ہوتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ جو میری ناقص عقل نے مجھے بتائی (اختلافِ رائے کا حق پیشگی دیتے ہوئے) آپ کو بھی سنائے دیتا ہوں۔

کتابِ زندگی کے تین بڑے ابواب ہیں۔ ماضی، حال اور مستقبل۔ میری آنکھ نے جو مشاہدہ کیا اور میرے ذہن نے جسے محفوظ کر لیا وہ یہ ہے کہ ہم دو ابواب ماضی اور مستقبل کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں حالانکہ وہ دونوں ابواب اتنے اہم اور ضروری نہیں ہوتے۔ جتنا کہ وہ باب جسے ہم نظر انداز کر جاتے ہیں، اہمیت کا حامل ہوتا ہے اور اس باب کے ذریعہ ہم دوسرے دو ابواب کو بھی حل کر سکتے ہیں۔ وہ باب "حال" ہے۔

ہماری یہ عادت سی بن گئی ہے کہ یا تو لوگ اپنے ماضی کے متعلق سوچ سوچ کر آہیں بھرتے اور آنسو بہاتے رہتے ہیں یا پھر مستقبل کے خوف سے کانپتے ہوئے اس قیمتی اور اہم وقت کو ضائع کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں سوچتے کہ نہ تو ہم کمان سے نکلے ہوئے تیر کو واپس لوٹا سکتے ہیں اور نہ ہی ہمارے پاس کوئی ایسا سائنسی آلہ ہے۔ جس کے ذریعہ ہم اپنے مستقبل کی سیر کر لیں اور اسے سنوار آئیں۔

جو ہمارے پاس ہے اور جس پر ہمیں دسترس اور مقدرت حاصل ہے۔ اس کو تو ہم محنت اور اپنی صلاحیتوں کے استعمال سے چمکاتے نہیں۔ اور جو ہمارے ہاتھوں سے نکل چکا ہے یا جو ہمارے تصورات سے بھی باہر ہے اپنی سوچوں اور ذہنی طاقتوں کو اس کے پیچھے دوڑا دوڑا کر اتنا تھکا دیتے ہیں کہ وہ حال میں ہمارے کام آنے سے قاصر ہو جاتی ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ حال جسے ہم نے بے توجہی کا شکار ہونے سے نہ بچایا جب وہ ماضی میں بدل جاتا ہے تو بذاتِ خود ایک حسرت اور یاس بن کر ہمارے ذہنی بوجھ میں مزید اضافے کا موجب ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارا مستقبل بھی ہمارے ضائع کئے ہوئے حال سے سخت متاثر ہوتا ہے کیونکہ حال بنیاد ہے مستقبل میں بننے والی عمارت کی۔ اور نرم و نازک بنیاد پر جو بھی عمارت کھڑی ہوگی اس کی مضبوطی کا اندازہ آپ خود لگا سکتے ہیں۔ اگر ہم اپنے حال پر نظر رکھیں اور اپنی تمام طاقت اور صلاحیت کو اس پر صرف کریں تو ہماری زندگی عمدہ سے عمدہ تر ہو سکتی ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر حال روشن ہوگا تو ماضی کی حسرتوں کی بجائے ہمارے خزانہ میں حسین یادیں ہوں گی جو ہمارے دل و دماغ کی تر و تازگی اور راحت کا موجب ہوں گی۔ اور ہم زیادہ عمدگی اور زیادہ بہتر طریق سے اپنے مستقبل کی بنیادوں کو استوار کر سکیں گے۔ ہمیں نہ تو یہ حسرت ہوگی کہ کاش ماضی میں کچھ کیا ہوتا اور نہ یہ فکر ہوگی کہ ہم آئندہ کیا کریں گے۔ کیونکہ ہمارا دل مطمئن اور دماغ پرسکون ہوگا۔ اور حزن و ملال کے تمام بوجھوں سے خالی و آزاد اپنی تمام تر طاقت کو حال پر صرف کرنے کے لئے تر و تازہ ہوگا اور ہماری زندگی آرام و اطمینان اور سکون سے گذرے گی۔

بعض حقائق ایسے ہیں جو ہماری روزمرہ

(باقی پہلے کالم میں)

فَاُخْبِرُہٗ مَا فَعَلَ الْمَشِیْبُ

کہ کاش جوانی ایک مرتبہ لوٹ آئے تو میں بڑھاپے کی ستم ظریفیوں کی اس سے شکایت کروں۔

ہمارے پیارے آقا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پہلے سے یہ فرما کر خبردار کر رکھا ہے کہ بڑھاپا آنے سے پہلے پہلے اپنی جوانی کو غنیمت جانو۔

پتہ درکار ہے

محترمہ جنت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم غلام محمد صاحب وصیت نمبر 15306 ساکن عالم گڑھ ضلع گجرات معلوم ہوا ہے کہ اب یہ ربوہ میں مقیم ہیں۔ اگر کسی کو معلوم ہو یا خود پڑھیں تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

بقیہ: کتابِ زندگی

کی زندگی میں ہمارے جسم و شعور سے ٹکرا ٹکرا کر اپنی موجودگی اور حقانیت کا احساس ہمیں دلاتے رہتے ہیں لیکن ہم شائد انہیں گھر کی مرغی سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ انہیں حقائق میں سے ایک بڑی واضح اور روشن حقیقت یہ ہے کہ جس نے اپنے حال کو سنبھال لیا اس نے اپنی ساری زندگی کو سنوار لیا۔

زندگی کے کسی شعبہ یا معاشرہ کے کسی طبقہ سے ہمارا تعلق ہو ہمیں ماحول کی ہر چیز حال کی اہمیت کا احساس دلاتی ہے اور ہمیں مسلسل جھنجھوڑتی رہتی ہے کہ جاگو جاگو! یہی وقت ہے کچھ کرنے کا۔

جو کھیتوں کو دے وہ پانی اب بہہ رہی گنگا لیکن ہم بےخبر سوئے رہتے ہیں۔ اور جب ہماری آنکھ کھلتی ہے تو گنگا خشک ہو چکی ہوتی ہے اور کھیتیاں مرجھا چکی ہیں۔ اور ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کچھ باقی نہیں ہوتا کہ ہم یہ صدا بلند کریں ؎

لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ یَوْمًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگرچہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑتے ہیں مگر بڑے بڑے نقصانوں کا خیال نہیں کرتے

حضرت مولانا نورالدین کے خطبہ جمعہ سے ایک اقتباس

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب بھیروی فرماتے ہیں :

" لوگوں کی عجیب عادت ہے کہ وہ بڑی باتوں کا ذکر نہیں کرتے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کے لیے لڑائی کرتے ہیں۔ یہ ایک مرض ہے۔ میں نے اس مرض کا تماشا دو جگہ دیکھا ۔ ایک بڑا عہدیدار ہمارے ڈیرے پر آگیا۔ اس نے جو شلوار پہنی ہوئی تھی۔ وہ ٹخنوں سے نیچی تھی۔ میں وہاں موجود نہیں تھا۔ ایک میرے داماد تھے انہوں نے چھوٹی سی چھڑی جو ان کے ہاتھ میں تھی اس رئیس کے ٹخنے پر لگا کر کہا... یہ بہت بری بات ہے۔ وہ اس سلوک سے آگ ہی تو ہوگیا۔ اس نے کہا نالائق انسان تجھے تو یہ بھی خبر نہیں کہ میں مذہب ... کو بھی مانتا ہوں یا نہیں۔ میرا طریق کیا ہے۔ یہ حدیث بھی صحیح ہے یا نہیں اگر میں تمہارا مقابلہ کروں تو تجھے ایسا ذلیل کروں کہ پھر کبھی ایسا کرنے کا نام نہ لے۔ اسی طرح میں ایک دفعہ امرتسر میں تھا۔ صبح کی نماز میں ایک صاحب آ گئے اور وہ میرے ساتھ دس بجے تک پھرتے رہے۔ میں نے قرآن شریف کی بہت سی باتیں سنائیں۔ اتفاق سے میرا پاجامہ نیچا ہوگیا تو اس نے جھٹ اعتراض کر دیا میں نے کہا بدبخت تجھے میری خوبی تو کوئی نظر نہ آئی۔ کہا میں تو عیب چینی کی نیت سے ہی ساتھ شامل ہوا تھا۔ اسی طرح میں ریل میں تھا۔ ایک امیر شخص کی خاطر میں نے اسے ایک دو نکاتِ قرآنی سنائے اس نے کہا کوئی طبابت کی بات کیجیے قرآن تو آپ کو آتا نہیں۔ میں نے کہا یہ آپ کو کس طرح معلوم ہوا۔ کہا آپ نے آیت علم قرأت کے مطابق نہیں پڑھی۔ میں نے یہ بات اس لیے تمہیں سنائی تا تمہیں معلوم ہو کہ لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں کو تو پکڑتے ہیں مگر بڑی باتوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ گھر میں آتے ہیں بی بی نماز کی سست ہے شرک میں گرفتار ہے اس سے کوئی پرخاش نہیں کوئی لڑائی نہیں لیکن اگر ہانڈی میں تھوڑا سا نمک بھی زیادہ پڑ گیا تو گھر والوں کی شامت آگئی۔ دیکھو یہ کیسا ظلم ہے۔ اسی طرح میں نے گاؤں میں دیکھا لوگ نماز نہیں پڑھتے مگر رفع یدین اور آمین پر ڈانگوں سے لڑتے ہیں۔ میں نے ایسے لوگوں سے کہا کہ تم میں سے کئی ہیں جو نمازوں کے سست ہیں تو وہ کہنے لگے نماز کیا ہوتی ہے۔ اس کے نہ پڑھنے سے تو گنہگار ہی ہوتے ہیں مگر رفع یدین اور آمین میں تو ایمان کے جانے کا خطرہ ہے۔

غرض لوگ آپس میں عجیب عجیب طور سے چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑتے ہیں اور بڑے بڑے نقصانوں کا کچھ خیال نہیں کرتے جب میں بہت ہی چھوٹا تھا تو ہمارے شہر میں غالباً صرف دو ہندوؤں کے گھر تھے جن کا زمیندارہ تھا۔ باقی سارے شہر کا زمیندارہ مسلمانوں کے قبضے میں تھا جو تعداد میں بارہ۱۲ ہزار ہوں گے اور ہندو چھ ہزار۔ ہندوؤں کو حقارت سے کراڑ کہتے تھے مگر آج وہی کراڑ ہیں کہ مسلمانوں کی تقریباً ساری زمینوں کے مالک ہیں بجائے اس کے کہ مسلمان انہیں کراڑ کہیں اب شاہ جی کہتے ہیں.......

میں نے دیکھا کہ جو شخص آسودہ ہو وہ خود۔ خود پسند رائے ہو جاتا ہے کسی کو مانتا نہیں جو کچھ دل میں آتا ہے وہی سچ سمجھتا ہے تکبّر کا یہ حال ہے جیسے چند روز صحت یا جتھا مل جاوے یا مقدمہ میں کامیابی ہو جاوے اور تدبیریں مفید پڑ جائیں وہ خدائی کا دعویٰ کرنے کو تیار ہو جاتا ہے "

(خطباتِ نور جلد دوم صفحہ ۵۰ تا ۵۲)

ضروری اعلان

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی سیرت پر خاکسار ایک کتاب لکھ رہا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضور کی سیرت کے متعلق کوئی واقعہ جو ان کے علم میں ہو اپنی اوّلین فرصت میں لکھ کر خاکسار کو بھجوا دیں۔

علاوہ ازیں حضور کی بعض اہم مواقع کی تصاویر بھی درکار ہیں اس لیے واقعاتِ سیرت کے علاوہ حضور کی تصاویر بھجوانے کی بھی درخواست ہے۔

(محمود مجیب اصغر ۵/۶ دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

حضرت بانئ سلسلہ کی سیرت پاک

حضور کے بیان فرمودہ واقعات و ارشادات کی روشنی میں

کامیابی کی بشارت

"اب میری حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اگر کوئی خواب بھی آتا ہے تو میں اسے اپنی ذات یا نفس سے مخصوص نہیں سمجھتا۔ بلکہ ... اپنی جماعت ہی کے متعلق سمجھتا ہوں اور میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ اپنے نفس کا ذرا بھی خیال نہیں ہوتا۔ چنانچہ رات میں نے دیکھا کہ ایک بڑا پیالہ شربت کا پیا۔ اسکی حلاوت اس قدر ہے کہ میری طبیعت برداشت نہیں کرتی۔ بایں ہمہ میں اس کو پیتے جاتا ہوں اور میرے دل میں یہ خیال بھی گزرتا ہے کہ مجھے پیشاب کثرت سے آتا ہے۔ اتنا میٹھا اور کثیر شربت میں کیوں پی رہا ہوں مگر اس پر بھی میں اس پیالے کو پی گیا۔ شربت سے مراد کامیابی ہوتی ہے .... ہماری جماعت کی کامیابی کی بشارت ہے"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۷۵، ۲۷۶)

جس قدر ابتلا اس قدر انعام

احباب میں سے ایک کو مخالفین کی طرف سے بہت تکالیف پہنچی ہیں اس نے اپنا حال عرض کیا فرمایا :

" آپ نے بہت تکالیف اٹھائی ہیں یہ بات آپ میں قابلِ تعریف ہے جس قدر ابتلا ہوا ہے اسقدر انعام بھی ہوگا ...."

بعض مخالفین جو ہمارے دوستوں کے ساتھ سختی کرتے ہیں اور انکو تکلیف پہنچاتے ہیں اس کے ذکر میں اپنے دوستوں کو نرمی اور درگزر اور شرارت سے بچنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا :

" مخالفین کے مقابلہ میں جوش نہیں دکھانا چاہیئے خصوصاً جو جوان ہیں ان کو میں یہ نصیحت کرتا ہوں ضروری ہے کہ تم جلدی جلدی میرے پاس آؤ معلوم نہیں کہ تم کتنا زمانہ میرے بعد بسر کرو گے۔ پاس رہنے میں بہت فائدہ ہوتا ہے انسان اگر روبخدا ہو تو وہ تفسیرِ مجسم ہوتا ہے اور پاس رہنے میں انسان بہت سی باتیں دیکھ لیتا ہے اور سیکھ لیتا ہے "۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۱۰-۲۱۱)

جب میں قلم اٹھاتا ہوں

" مجھے حیرت ہوتی ہے کہ جب میں کسی کتاب کا مضمون لکھنے بیٹھتا ہوں اور قلم اٹھاتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کوئی اندر سے بول رہا ہے اور میں لکھتا جاتا ہوں "۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۷۴)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ غفور النساء صاحبہ اہلیہ مکرم سید احمد علی احمد صاحب انبالوی مرحوم الجمیل فیکٹری ایریا ربوہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۸۸ء کو عصر کے وقت بعمر ۸۸ سال وفات پاگئیں۔ والدہ مرحومہ نہایت صابر و شاکر۔ احمدیت کی فدائی اور خاندان حضرت اقدس بانی سلسلہ سے قریبی ربط رکھتی تھیں۔ دوسرے دن ۶ نومبر ۸۸ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں مرحومہ کی نماز جنازہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی اور موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔ تدفین کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔ احباب و خواتین سے والدہ مرحومہ کی بلندئ درجات کے لئے اور پسماندگان کے لئے بطور خاص دعا کی درخواست ہے۔

(سید شاہ میر احمد اشرف دکیفے اشرف گولبازار۔ ربوہ)

دعائے نعم البدل

آغا عرفان احمد صاحب دارالعلوم غربی کا نومولود بچہ آغا طلحہ نعمان پیدائش کے چار دن بعد اکتوبر کے اوائل میں عزیز فاطمہ ٹرسٹ ہسپتال فیصل آباد میں انتقال کر گیا۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ والدین کو صبرِ جمیل عطا کرے اور نعم البدل عطا فرمائے۔

(خلیل احمد ناصر فضل عمر فاؤنڈیشن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم

بزبان حضرت فضل عمرؓ

حفاظتِ خداوندی کا عظیم معجزہ

ایران کے بادشاہ خسرو ثانی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کا حکم بھیجا تھا۔ اس نے اپنے یمن کے گورنر کے نام آرڈر لکھا کہ ہمیں رپورٹ پہنچی ہے کہ عرب میں ایک شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ اسے پکڑ کر ہمارے پاس بھجوا دو تاکہ اسے سزا دی جائے گورنر یمن نے اپنے دو سفیر آپؐ کی طرف بھیجے جنہوں نے آکر اطلاع دی کہ ہمیں آپؐ کی گرفتاری کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ آپ ہمارے ساتھ تشریف لے چلیں اور انکار نہ کریں ورنہ ممکن ہے کہ ایران کے بادشاہ کو غصہ آئے اور وہ عرب پر حملہ کر دے۔ آپؐ نے ان کو دوسرے دن ملنے کے لئے فرمایا۔ جب وہ دوسرے دن آپؐ سے ملے تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے خدا نے مجھے بتایا ہے کہ اس نے آج رات تمہارے خداوند کو قتل کروا دیا ہے۔ انہوں نے نادانی سے سمجھا کہ شاید یہ نہ جانے کے لئے بہانہ بنایا جا رہا ہے۔ اور کہا کہ ہم آپ کی خیر خواہی کے طور پر کہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ چلیں ورنہ بادشاہ کو غصہ آئے گا اور ممکن ہے کہ وہ سارے عرب کو ہی تباہ کر دے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے میرے خدا نے بتایا ہے کہ اس نے آج رات تمہارے خداوند کو مار ڈالا ہے اس لئے جو کچھ میں نے تمہیں کہا ہے وہی اپنے گورنر کو جا کر پیغام دے دو۔ انہوں نے واپس جا کر گورنر یمن کو یہی بات کہہ دی گورنر نے کہا۔ ہم چند دن انتظار کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ یہ بات کہاں تک درست ہے اگر یہ بات درست نکلی تو واقعی وہ سچا نبی ہے ورنہ عرب کی خیر نہیں۔ کسریٰ سارے عرب کو تباہ کر دے گا۔ چند دن کے بعد بندرگاہ پر ایک جہاز پہنچا اور اس میں سے ایک سفیر اتر کر گورنر یمن کے پاس آیا اور اس نے گورنر کو ایک شاہی مکتوب دیا جو سر مہر تھا۔ مگر مہر کسی اور بادشاہ کی معلوم ہوتی تھی۔ خط کو دیکھتے ہی اس کا ماتھا ٹھنکا اور اس نے کہا۔ عرب کے نبی کی بات سچ معلوم ہوتی ہے۔ پھر اس نے خط کھولا تو وہ خسرو کے بیٹے شیرویہ کا خط تھا۔ جسے انگریزی میں سائروس (SIROES) کہتے ہیں۔ اس میں لکھا تھا کہ ہمارا باپ سخت ظالم تھا آخر اس کے ظلموں سے تنگ آکر ہم نے اسے قتل کر دیا ہے۔ اور اب میں اس کا جانشین ہوں۔ تم ہمارے نام پر سب لوگوں سے اطاعت کا عہد لو اور یہ بھی یاد رکھو کہ میرے باپ نے جو حکم عرب کے ایک مدعی نبوت کو گرفتار کرنے کے لئے بھیجا تھا وہ بھی ظالمانہ حکم تھا اسے بھی ہم منسوخ کرتے ہیں اور جب تک کوئی نیا حکم نہ آئے اس کے متعلق کوئی کارروائی نہ کرو۔

غرض اسی رات جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو الہاماً یہ خبر دی گئی تھی کہ کسریٰ کو خدا تعالیٰ نے ہلاک کر دیا ہے خسرو کے بیٹے شیرویہ نے اپنے باپ کو قتل کر دیا اور بیٹے کا اپنے باپ کو مارنا خدا ہی کا مارنا ہے ورنہ یہ رشتہ ایسا ہے کہ کوئی اس کام کے لئے ہاتھ نہیں اٹھا سکتا۔"

اعلان

خاکسار یونانی حکماء یعنی وہ بزرگ حکما، جو دیسی طب میں اپنے مطب و دواخانہ سے بحیثیت رکن جماعت احمدیہ خدمت خلق کرتے رہے ہیں کے حالات زندگی مرتب کرنا چاہتا ہے ایسے بزرگان کے ورثا اور ان کے جاننے والے ان کے حالاتِ زندگی اور تجربات سے خاکسار کو آگاہ فرما دیں۔

نیز موجودہ مطب کرنے والے یا ادویات و مجربات فروخت کرنے والے اپنے مطب اور دواخانہ کے مستقل پتے (ایڈریس) خاکسار کو ارسال فرماویں تا ڈائرکٹری مرتب کی جا دے امید ہے احباب تعاون فرما کر ممنون فرما دیں گے۔ نیز اگر ممکن ہو سکے تو تصویر بھی ارسال فرما دیں۔

(حاذق پوسٹ بکس نمبر ۲۷ ربوہ ضلع جھنگ)

درخواستہائے دعا

•۔ خاکسار کی والدہ محترمہ گزشتہ چند دنوں سے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں احبابِ جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو کامل شفایابی سے نوازے۔ (آمین)

(شیخ نصیر احمد۔ دار العلوم غربی ربوہ)

•۔ خاکسار کی پھوپھی صاحبہ اہلیہ گلزار احمد صاحب پٹواری بمقام رسول نگر تقریباً تین ہفتے سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی مکمل صحت یابی کے لیے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ انکو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے (آمین)

(ادریس احمد وحید۔ دار العلوم غربی دخیل)

ربوہ

میرے ایک مخلص دوست مکرم بشیر احمد صاحب جو اپنی فیملی میں اکیلے احمدی ہیں۔ ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور شدید چوٹیں آئی ہیں۔ بہاول پور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت وسلامتی والی زندگی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

(داؤد احمد طاہر۔ بہاولپور)

کامیابی اور درخواستِ دعا

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ جملہ احباب جماعت کی عاجزانہ و مخلصانہ دعاؤں کی بدولت میرے بیٹے عزیز ڈاکٹر فرید اسلم منہاس صاحب حال مقیم مانچسٹر نے ایم آر سی سائیکٹری پارٹ ون کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ ابھی مزید امتحانات دینے ہیں۔ جن میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (میجر محمد اسلم منہاس ریٹائرڈ۔ راولپنڈی)

ولادت

★ میرے بیٹے عزیزم مبشر احمد شہاب کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے ۱۱ر نومبر ۱۹۸۸ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام عادل احمد شہاب تجویز ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین۔ عمر والا اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین۔

(پروفیسر مبارک احمد انصاری۔ ربوہ)

★ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲ر نومبر ۱۹۸۸ء چار بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت بچے کا نام عبد المومن تجویز فرمایا ہے۔ عزیز نومولود محترم حکیم محمد رمضان صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میانی ضلع سرگودہا کا پوتا اور محترم عبد القیوم خان صاحب مرحوم سابق ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ کا نواسہ ہے۔

بزرگان سلسلہ اور احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک۔ صالح۔ خادم دین اور بلند اقبال بنائے اور لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

(عبد المنان خیامی۔ اسلام آباد)

•۔ مکرم نفیر احمد ملک صاحب ایڈووکیٹ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ الحمد للہ۔ نومولود کا نام "حارث منیر ملک" رکھا گیا ہے۔ نومولود وارنٹ آفیسر منیر احمد شہید کا پوتا اور سید اکبر حسین صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نومولود کو صحت و تندرستی والی طویل عمر عطا ہو اور خدا کے فضل وکرم سے نیک اور خادم دین ثابت ہو۔ آمین۔

جماعتیں عشرہ وصولی وقف جدید کی رپورٹیں جلد بھجوائیں

الفضل کے خریداران سے ضروری التماس

ادارہ الفضل ہفتہ میں الفضل کا ایک شمارہ خطبہ نمبر کے طور پر شائع کرتا ہے۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن شائع کیا جاتا ہے الفضل کے ایسے خریدار جن کے خریداری نمبر کے ساتھ انگریزی حرف K لکھا ہوتا ہے ان کو صرف خطبہ نمبر ہی بھجوایا جاتا ہے۔ اگر ایسے خریدار روزنامہ اخبار کے مستقل خریدار بننا چاہتے ہوں تو وہ اپنے خریداری نمبر اور اپنے شہر کے پوسٹ کوڈ نمبر سے ادارہ کو مطلع فرمائیں۔

مینیجر الفضل ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۶۷۷۲۔ میں روبینہ رشید بنت رشید احمد طارق قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸۔۸۔۸۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ روبینہ رشید ۱۳/۲ دارالرحمت شرقی گواہ شد (۱) منظور احمد خالد ولد رشید احمد طارق جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد (۲) رشید احمد طارق وصیت ۱۵۰۷۳۔

مسل ۲۶۷۷۳۔ میں امۃ السلام مبارکہ بنت غلام احمد عطاء قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) انگوٹھی نقرئی مالیتی ۵۰/- روپے (۲) نقد ۵۵/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ السلام مبارکہ بنت غلام احمد عطاء ۵/۲۲ دارالرحمت شرقی و ربوہ۔ گواہ شد (۲) عبد الحلیم وصیت ۱۰۷۰۹۔

مسل ۲۶۷۷۴ میں شہزادہ بنت بشیر احمد قوم جنڈر پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی ساکن رحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲۔۷۔۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) سلائی مشین مالیتی ۸۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: شہزادہ بنت بشیر احمد صاحب مرحوم معرفت عبد الحلیم صاحب ۵/۲۲ دارالرحمت شرقی و ربوہ گواہ شد (۱) مولوی محمد تقی ۳۱/۲ دارالرحمت شرقی و ربوہ گواہ شد (۲) عبد الحلیم وصیت ۱۰۷۰۹۔

مسل ۲۶۷۷۵ میں نادیہ حنا بنت حمید احمد پنشنر قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷۔۹۔۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی بالیاں مالیتی ۱۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: نادیہ حنا ۲۷/۱۲ دارالرحمت شرقی و ربوہ۔ گواہ شد (۱) حمید احمد والد موصیہ گواہ شد (۲) نصیر احمد علی ولد حمید احمد علی صاحب دارالرحمت شرقی و ربوہ۔

مسل ۲۶۷۷۶ میں حمیدہ بیگم زوجہ سردار محمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۷/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰/- روپے (۲) سلائی مشین مالیتی ۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ حمیدہ بیگم زوجہ سردار محمد صاحب دارالرحمت شرقی و گواہ شد (۱) مولانا جلال الدین قمر دارالرحمت شرقی و ربوہ گواہ شد (۲) عبد الحکیم صاحب وصیت ۱۰۷۰۹

فری کوچنگ کلاس کا اجراء

مجلس خدام الاحمدیہ دارالصدر شمالی ربوہ کے زیر اہتمام ۵ دسمبر ۱۹۸۸ء سے ایک فری کوچنگ کلاس کا آغاز کیا جا رہا ہے جس کے تحت مڈل۔ میٹرک۔ ایف اے اور ایف ایس سی کے مضامین پڑھائے جائیں گے اس سلسلے میں مزید معلومات کیلئے بیت الانوار کے دفتر خدام الاحمدیہ مجلس دارالصدر شمالی سے رابطہ قائم کریں۔ (منتظم تعلیم و امور طلباء خدام الاحمدیہ دارالصدر شمالی)

عشرہ وصولی وقف جدید

امراء و صدر صاحبان، سیکرٹریان مال وقف جدید اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران سے ضروری گزارش

وقف جدید کے سال رواں کے ختم ہونے میں بہت کم وقت باقی ہے۔ لہذا وقف جدید کے چندوں کی وصولی کے لئے ۲۵ نومبر تا ۱۰ دسمبر ۱۹۸۸ء عشرہ وصولی وقف جدید منایا جا رہا ہے۔ اس عشرہ کے دوران درج ذیل امور خاص طور پر پیش نظر رکھے جائیں۔

- ایسے احباب جنہوں نے وقف جدید کے وعدے کئے مگر ادائیگی نہیں فرما سکے ان کو ادائیگی کے لئے تحریک کی جائے۔
- ایسے احباب جن کی طرف سے نہ تو وعدہ ہے اور نہ کوئی ادائیگی ہی ہوتی ہے۔ ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔
- مجلس مشاورت ۱۹۸۸ء کے فیصلہ کے مطابق امسال معاونین خصوصی کی تعداد میں متعدد بہ اضافہ کیا جائے (صف اول ۱۰۰۰ روپے یا اس سے زائد۔ صف دوم پانچ صد سے زائد ۱۰۰۰ روپے سے کم)
- تمام بچے اور بچیاں وقف جدید کے دفتر اطفال میں شامل ہوں۔ جن بچوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ وہ یکصد روپے یا اس سے زائد ادا کر کے ننھے مجاہدین اور ننھی مجاہدات کی صفوں میں شمولیت فرمائیں۔
- یہ تسلی کرلیں کہ ہر جماعت کے جملہ افراد بڈھے اور بچے، مرد اور عورتیں تمام کے تمام خدا تعالیٰ کی عطا کردہ مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو چکے ہیں
- وقف جدید کا ایک اہم کام نگر پارکر میں تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کا ہے۔ اس مد کا نام "امداد مراکز (نگر پارکر)" ہے۔ احباب اس مد میں بھی حسب توفیق ضرور شمولیت فرمائیں
- کوشش فرمائیں کہ آپکی جماعت وقف جدید کی ہر مد میں گزشتہ سال کی نسبت نمایاں اضافہ کے ساتھ قربانی کرے

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ عرصہ ایک ماہ سے درد گردہ کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ آج کل فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ خاکسار کی اہلیہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

شرافت علی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی کا بُرا بن جانا خدائی تقدیر کے نتیجے میں نہیں ہوتا

اللہ نہ کسی کو نیکی پر مجبور کرتا ہے اور نہ بدی پر۔ انسان خود اچھا یا بُرا بنتا ہے

تقدیر کے بارے میں سیدنا حضرت فضل عمر مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ کا ایک ارشادِ گرامی

"جب دنیا میں کوئی کسی کو اپنے ساتھ برائی کرنے کے لیے مجبور نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کیوں لوگوں کو بُرے کام کے لیے مجبور کرنے لگا۔ اگر اس نے مجبور ہی کرنا ہوتا تو سب کو نیکی کے لیے مجبور کرتا۔ پس یہ خیال غلط ہے اور خدا تعالیٰ اس کو ردّ کرتا ہے

عورتوں میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے کہ کسی کا بیٹا بیمار ہو جائے تو کہتی ہیں تقدیر یہی تھی کوئی اور بات ہو جائے تو تقدیر کے سر تھوپ دیتی ہیں۔ میں کہتا ہوں اگر ہر بات تقدیر سے ہی ہوتی ہے اور انسان کا اس میں دخل نہیں ہوتا تو ایک عورت روٹی کیوں پکاتی ہے تقدیر میں ہوگی تو خود بخود پک جائے گی۔ رات کو لحاف کیوں اوڑھتی ہے اگر تقدیر میں ہوگا تو خود بخود سب کام ہو جائے گا۔ مگر ایسا کوئی نہیں کرتا۔ ایک دفعہ میں لاہور سے قادیان آرہا تھا اس گاڑی میں پیر ..... صاحب لاہور سے سوار ہوئے ..... انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کہاں جائیں گے میں نے کہا بٹالہ۔ انہوں نے کہا خاص بٹالہ یا کسی اور جگہ؟ میں نے کہا بٹالہ کے پاس ایک گاؤں ہے وہاں۔ انہوں نے کہا اس گاؤں کا کیا نام ہے؟ میں نے کہا قادیان۔ کہنے لگے وہاں کیوں جاتے ہو؟ میں نے کہا وہاں میرا گھر ہے۔ کہنے لگے کیا تم مرزا صاحب کے رشتہ دار ہو؟ میں نے کہا میں ان کا بیٹا ہوں۔ اُن دنوں ان کا کسی احمدی کے ساتھ جھگڑا تھا اور وہ چاہتے تھے کہ میں اس احمدی سے کہوں کہ مقدمہ چھوڑ دیں مگر انہوں نے پہلے غرض نہ بتائی اور خشک میوہ منگوا کر کہا کھاؤ۔ میں نے کہا مجھ کو نزلہ کی شکایت ہے۔ کہنے لگے جو کچھ تقدیر الٰہی میں ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ میں نے کہا اگر یہی ہے تو آپ سے بڑی غلطی ہوئی ناحق سفر کی تکلیف برداشت کی اگر تقدیر میں ہوتا تو آپ خود بخود وہاں جا پہنچ جاتے۔ اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ تو تقدیر کے متعلق بالکل غلط خیال سمجھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم کسی کو مومن یا کافر نہیں بناتے بلکہ وہ خود ہی شکر گزار بندہ یا کافر بنتا ہے۔ (الازہار لذوات الخمار ص ۱۸۶، ۱۸۷)

بقیہ: اخبار احمدیہ صفحہ اول سے آگے

اس موقعہ پر حضورِ انور نے فرمایا دلہن کے والد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیلِ اعلیٰ ہونے کی وجہ سے اور اس وجہ سے بھی کہ وہ افسر جلسہ سالانہ کے فرائض سرانجام دیتے ہیں' دنیا بھر کی احمدیہ جماعتوں میں معروف ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف کے سلسلہ میں ایسی روحِ خدمت رکھتے ہیں کہ تمام واقفین کو انکے نمونہ پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ حضورِ انور نے دلہن کی والدہ محترمہ کے سلسلے میں فرمایا کہ وہ نہایت مخلص اور ایک واقفِ زندگی کے شایانِ شان بیگم ہیں اور ہر لحاظ سے مکمل تعاون کرنے والی ہیں۔

دولہا کے متعلق حضور نے ارشاد فرمایا کہ انکی والدہ مکرم مولوی قمر الدین صاحب (برادر حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس) کی بیٹی ہیں جنہوں نے ایک لمبے عرصے تک جماعت کی خدمت کی ہے

حضور نے فرمایا دولہا بذاتِ خود اس وقت دنیا بھر کی احمدیہ جماعتوں میں معروف ہیں حتیٰ کہ جب میں نائیجیریا کے دورہ پر تھا تو ایک مجلس میں سوال ہوا کہ بشیر حیات صاحب کا کیا حال ہے۔ جب مَیں نے پوچھا کہ آپ کو بشیر حیات صاحب کا کس طرح پتہ چلا تو سوال کرنے والے نے بتایا کہ ان کے ذریعہ ہمیں حضور کی کیسٹیں ملتی ہیں۔

حضور نے دونوں خاندانوں کی خدمات سلسلہ کو سراہا اور ایجاب و قبول کے بعد حاضرین سمیت دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر طرح سے اور سب کے لیے ہر قسم کی برکات کا موجب بنائے۔

قارئین الفضل سے بھی درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کریں۔

مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب مجاہد حسین بخش کالونی ساہیوال جو اسیر راہِ مولیٰ مکرم عبدالقدیر صاحب کے والد ہیں مورخہ ۲۴ اور ۲۵ نومبر کی درمیانی شب دل کے حملہ سے بہت بیمار ہیں۔ فوری طور پر انہیں مقامی ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ طبیعت پہلے کی نسبت روبہ افاقہ ہے۔ احباب سے ایک اسیر راہِ مولیٰ کے والد اور ایک مخلص بھائی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شفیع اشرف
سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ)

جدید نسخہ جات کے سیمپلز اور لٹریچر

ڈاکٹرز (ایم بی بی ایس) ہومیوپیتھک ڈاکٹرز اور حکیم حضرات کیلئے خط آنے پر مفت ارسال کئے جاتے ہیں۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون ۶۰۶/۷۷۱

دوا تدبیر ہے اور
دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ہمدردانہ مشورہ اور قابلِ اعتماد اصولی علاج کے لیے

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گولبازار ربوہ فون: ۶۳۴

مکمل فہرست ادویہ مع جنتری مفید طبی معلومات پر مشتمل مفت طلب فرمائیں

نظر اور دھوپ کی عینکیں ارزاں اور مناسب قیمت پر خرید فرمائیں۔
عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں۔
عام مرمت مفت کی جاتی ہے۔

داؤد بھائی چشمے والے
رحمت بازار۔ ربوہ

الفضل کے اجراء پر جماعتِ احمدیہ کو
مبارک باد پیش کرتے ہیں

دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس ۲۲۲
فون: ۷۳۹۹۷

ایک نئے عزم کیساتھ ربوہ میں سب سے پہلا ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ ربوہ

عنقریب ایک بہت بڑے رہائشی منصوبہ کا اقساط پر دینے کا اعلان کرنیوالا ہے۔ نیز زرعی و سکنی ربوہ و ماحول ربوہ میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

فون دفتر ۵۳۵ گھر: ۴۳۶